71169 ـ دوران وضوء چہرہ دھوتے وقت ناك میں پانی چلا جانا

سوال

دوران وضوء میں تین بار ناك میں پانی ڈال كر جھاڑتا ہوں، لیكن جب میں چہرہ دھوتا ہوں تو كچھ پانی ناك میں چلا جاتا ہے تو میں اسے جھاڑ دیتا ہوں، كیا ایسا كرنا جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كلی اور ناك میں پانی چڑھانے كے بعد چہرہ دھوتے وقت ناك میں داخل ہونے والا پانی نكالنے میں كوئی حرج نہیں، ایسا كرنا تین بار سے زیادہ شمار نہیں ہو گا، كیونكہ آپ نے قصدا پانی داخل نہیں كیا.

علماء كرام نے بیان كیا ہے كہ چہرہ دھونے میں بہتر یہ ہے كہ اوپر سے چہرہ دھونا شروع كیا جائے، ہو سكتا ہے جب آپ ایسا كریں تو اس طرح آپ كے ناك میں پانی داخل نہ ہو.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہیں:

" الماوردی رحمہ اللہ كا كہنا ہے: چہرہ دھونے كا مستحب طریقہ یہ ہے كہ دونوں ہاتھوں میں پانی لیا جائے، كیونكہ یہ ممكن اور زیادہ اچھا ہے، اور چہرہ اوپر سے نیچے كی جانب دھویا جائے؛ اس لیے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی كیا كرتے تھے.

اور اس لیے بھی كہ اوپر والا حصہ زیادہ مرتبہ ركھتا ہے، كیونكہ وہ سجدہ كی جگہ ہے، اور یہ زیادہ ممكن بھی ہے اس طرح كرنے سے طبعی طور پر پانی نیچے كی جانب جائےگا پھر وہ اپنے سارے چہرے پر ہاتھ پھیرے جہاں تك پانی پہنچانے كا حكم ہے، اور اگر وہ كسی اور طرح سے پانی پہنچائے تو بھی كفائت كر جائیگا" انتہی.

دیكھیں: المجموع للنووی (1 / 215).

مواھب الجلیل میں بھی چہرہ دھونے كا طریقہ بیان كیا گیا ہے كہ: چہرہ اوپر والی جانب سے دھونا شروع كیا جائے"

دیکھیں: مواھب الجلیل (1 / 187).

دوم:

سنت سے ثابت ہے کہ تین بار ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑا جائے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث میں ہے:

عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء کر کے دکھایا .... چنانچہ انہوں نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، انہوں نے تین بار یہ عمل کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (186) صحیح مسلم حدیث نمبر (235) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں.

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں وقفہ اور فاصلہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ کلی اور ناک میں پانی ایک ہی چلو سے ڈالا جائے، پھر وہ کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے، پھر کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے، لوگوں کی طرح دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہ کرے، چنانچہ وہ تین بار کلی کرے اور تین بار ہی ناک میں پانی چڑھائے.

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ: کسی بھی طریقہ سے مونہہ اور ناک میں پانی پہنچے کلی اور استنشاق ہو جائیگا، افلضیت میں پانچ قسم ہیں:

اول: تین چلوؤں کے ساتھ کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے، یعنی ہر چلو سے کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے... یہ وجہ صحیح ہے، بخاری اور مسلم وغیرہ کی احادیث میں بھی اسی کا ذکر آیا ہے، جس حدیث میں ان دونوں کے درمیان فرق اور فاصلہ کا ذکر ہے وہ حدیث ضعیف ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس سے تین چلو کی تعیین ہو جاتی ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث میں بیان ہوا ہے " انتہی.

لیکن تین بار سے زیادہ بار کرنا مکروہ ہے، اس کی دلیل نسائی ابن ماجہ اور ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے.

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وضوء کے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین تین بار وضوء کر کے دکھایا، اور پھر فرمانے لگے: وضوء اس طرح ہے، جس نے بھی اس سے زیادہ کیا اس نے برا کام کیا اور زیادتی اور ظلم کا مرتکب ٹھرا "

سنن نسائی حدیث نمبر (140) سنن ابو داود حدیث نمبر (135) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (422)، علامہ البانی رحمہ

الله تعالى نے صحیح نسائی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی سابقہ کلام کو مکمل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" علماء کرام کا اتفاق ہے کہ تین بار سے زیادہ مکروہ ہے، تین بار سے مراد عضو کو مکمل دھونا ہے، اگر کوئی عضوء دو چلو کے بغیر نہیں دھویا جاتا تو یہ ایك بار دھونا شمار ہو گا.

اور اگر کسی کو شك ہو کہ دو بار دھویا ہے یا تین بار ؟ تو اسے دو بار قرار دے اور تیسری بار دھو لے، ہمارے اصحاب میں سے جمہور علماء کا یہی کہنا ہے، ہمارے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد الجوینی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسے تین بار کرے، اور چوتھی بار نہ دھوئے کہ کہیں یہ بدعت ہی نہ بن جائے اور پہلا طریقہ ہی قواعد پر جاری ہے، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمدا چار بار دھوئے تو یہ منکر قسم کی بدعت شمار ہو گی" واللہ اعلم انتہی.

حاصل یہ ہوا کہ: بغیر قصد اور ارادہ ناك میں داخل ہونے والے پانی نکالنے میں آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، اور نہ ہی اسے وضوء میں زیادتی شمار کیا جائیگا، کیونکہ آپ نے عمدا ایسا نہیں کیا.

واللہ اعلم .